

آل رسول و اصحاب رسول ایک دوسرے پر رحم کرنے والے

تالیف
صالح بن عبداللہ الدرویش

ترجمہ
عبدالحمید الطہر

آل رسول و اصحاب رسول ایک دوسرے پر رحم کرنے والے

رحماء بینہم، التواحم بین آل بیت النبی ﷺ والاصحاب رسالت
تالیف صالح بن عبداللہ الدرویش ترجمہ عبدالحمید الطہر



نام کتاب

رضاء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اردو نام

آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دوسرے پر دم کرنے والے

تصنیف

سراج ابن عبد اللہ الزبیری

ترجمہ

عبد الحمید الطبر

انتساب

اہل بیت اور صحابہ
رضی اللہ عنہم کو چاہئے
والوں کے نام

فہرست

۸	قرآن مجید
۱۲	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
۱۷	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
۱۸	کیا یہ بات حلال میں آئے والی ہے؟
۲۰	مناقب
۲۲	تجربہ
۲۳	دوسری بحث مسرانی روایت
۲۴	غلام
۲۴	تیسری بحث قرطبہ کی روایت
۳۱	اہل بیت کے سلسلے میں اہل سنت والجماعت کا موقف
۳۴	اہل بیت سے کیا مراد ہے؟
۳۴	اہل بیت کے سلسلے میں اہل سنت والجماعت کا موقف
۴۷	ہمدردوں کے سلسلے میں اہل سنت کا موقف
۵۰	وقف
۵۴	خاتمہ
۵۵	خامیان علیہ السلام، بعض مشرک و مشرکہ کے درمیان مسرانی روایت

پیش لفظ

قرآن تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس کی ہم ہر وقت جان کر رہے ہیں اور اسی سے دعا ہے کہ اللہ کے فضل سے ہم اللہ کے حضور اپنے نفس کی برائیوں اور اپنے برے افعال سے بچاؤ پا سکتے ہیں، جس کو اللہ عبادت دے، سبکی برائیت یافتہ ہے، اور جس کو گمراہ کرے اس کو ہدایت دینے والا کوئی نہیں، آمین!

رسول اللہ ﷺ کی نوع انسانی کے سردار اور آقا ہیں، ہر ایک شرعی حقیقت ہے، جس پر کبھی مسلمان متفق ہیں، اس میں کسی کا بھی اختلاف نہیں ہے، یہاں تک کہ اس امر کے لیے ایک بہت بڑی قوت ہے، اس پر اللہ کی تعریف ہے اور یہی اسی کا احسان ہے۔

علم و خیرہ میں بعض ائمہ کو رسول اللہ ﷺ پر تفسیل دینے والے بعض افراد کو کوئی اعتبار نہیں ہے، یہ وہ باتیں بہت سی کتابوں میں موجود ہیں، جس کی بعض لوگ، غلطی کرتے ہیں، تو دوسرے بعض ان کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا مقام و مرتبہ ناممکن ہے آپ شفاعت کبریٰ اور صحت کونہ کے حامل ہیں، آپ نہ تو آخرت میں بلکہ مرتبہ والے ہیں، ان مخالفین کا انکار کوئی بھی نہیں کرتا۔ رسول اللہ ﷺ کی برکتیں آپ کے وسیع دار اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں منتقل ہوئی تھیں۔

جی ہاں اہل بیت کا مقام بہت بڑا ہے، اس کی وضاحت کے لیے بہت سی آیتیں نازل ہوئی ہیں اور حواض حدیثیں روایت کی گئی ہیں، اس مقام و مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اور آپ کی اولاد شامل ہیں، ان حدیثوں میں آں واسطہ کے فضائل اور

فہرست

۸	قرآن و حدیث
۱۲	صحابہ و صحابہ رضی اللہ عنہم
۱۷	نبی اکرم کی ولادت
۱۸	کیا یہ بات حقیقت میں آئے والی ہے؟
۲۰	مناقب
۲۲	تجربہ
۲۳	دوسری بحث مسرانی روایت
۲۴	غلام
۲۴	تیسری بحث قرطبہ کی روایت
۳۱	اہل بیت کے سلسلے میں اہل سنت والجماعت کا موقف
۳۴	اہل بیت سے کیا مراد ہے؟
۳۴	اہل بیت کے سلسلے میں اہل سنت والجماعت کا موقف
۴۷	ہمسواری کے سلسلے میں اہل سنت کا موقف
۵۰	وقف
۵۴	خاتمہ
۵۵	خامیان علیہ السلام، بعض مشرک و مشرکہ و کفار و کفارہ مسرانی روایت

پیش لفظ

قرآن و حدیث میں اللہ کے لیے ہیں، جس کی ہم ہر وقت جان کر رہے ہیں اور اسی سے ہم طلب کرتے ہیں، ہم اللہ کے حضور اپنے نفس کی برائیوں اور اپنے برے افعال سے بچنا چاہتے ہیں، جس کو اللہ عبادت دے، جس کی عبادت چاہتے ہیں، اور جس کو گمراہ کرے، اس کو عبادت دینے والا کوئی نہیں، بلکہ اللہ!

رسول اللہ ﷺ کی نوع انسانی کے سرور اور آقا ہیں، ہر ایک شرعی حقیقت ہے، جس پر کبھی مسلمان متفق ہیں، اس میں کسی کا بھی اختلاف نہیں ہے، عیناً حقیقی اس امر کے لیے ایک بہت بڑی قوت ہے، اس پر اللہ کی تعریف ہے اور یہی اس کا احسان ہے۔

علم و خیرہ میں بعض ائمہ کو رسول اللہ ﷺ پر تفسیل دینے والے بعض افراد کو کوئی اعتبار نہیں ہے، یہ روایتیں بہت سی کتابوں میں موجود ہیں، جس کی بعض لوگ، غلطی کرتے ہیں، تو دوسرے بعض ان کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا مقام و مرتبہ واضح ہے، آپ شفاعت کبریٰ اور وحی کوئی کے حامل ہیں، آپ نہ تو آخرت میں بلکہ مرتبے والے ہیں، ان مخالفین کا انکار کوئی بھی نہیں کرتا۔

رسول اللہ ﷺ کی برکتیں آپ کے وسیع دار اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں منتقل ہوئی تھیں۔

جی ہاں اہل بیت کا مقام بہت بڑا ہے، اس کی وضاحت کے لیے بہت سی آیتیں، روایات، احادیث اور حواشی حدیثیں درج کرتے ہیں، اس مقام و مرتبے میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو آپ کی اولاد شامل ہیں، ان حدیثوں میں آں و اصحاب کے فضائل اور

چیزوں پر اس کے آثار نمایاں ہیں۔ توہرات میں ہوان کا وصف بیان کیا گیا ہے اور عقل میں ان کا وصف یہ ہے کہ جیسے عقلی کائنات نے اپنی سوئی نکالی، بھروسے اس کی طاقیت نہ کیا۔ پھر وہ درستی ہوئی پھر اپنے لئے یہ سیدھی گمراہی نہ ہوئی۔

بنا چھتراسب اس عقیدت کو مستحکم بنانا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ایک دوسرے پر رحم کرنے والے تھے اور رحمت کی صفت ان کے دلوں میں بہت تھی، یہ ایک حقیقت ہے، جس سے ان روحانوں، افسانوں، اس کی گہرے کھنڈوں کی تردید ہوتی ہے جن سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ تصویر بنتی ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کا علم دیا دینی کرنے والے تھے، ان کے درمیان دشمنی یا حسادت تھی! ۱

کیا ان میں بے شمار عدل میں بہت بہت موعائے کی کہ صحابہ آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرنے والے تھے اور ان کے دل کی گہرائیوں میں یہ بات مینے جاے گی تو ان میں سے کسی کے لئے اللہ نے دعا کرنے کا ہم وہاں ان کا کینہ دل سے نکل جائے گا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ لَنَا الْأَمْوَالَ الَّتِي نَمْسِكُ مِنَ الْأَوَّلِينَ صَرْفًا لِيُقْبَلَ مِنْهُمْ تِلْكَ الْأَمْوَالَ لِنُقْبَلَ مِنْكَ وَرِثَةً نَحْنُ نَحْمِلُهَا" اور جو لوگ ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں: "وہ ہمارے پروردگار ہمارے ہمارے سے پہلے ایمان لائے والے ہمارے بھائیوں کی خیریت فرما اور ہمارے دلوں میں ان کی وحشی نہ رکھ جو ان کے لاپتے ہیں، اسے ہمارے پروردگار ہم پر فرمائیے اور ہمارے بھائیوں کی خیریت فرمائیے۔"

بنا چھتراسب عقیدت کے بنیادی یہ اصول مسلم ہے کہ سادہ کے ساتھ محبت پر بھی توہر کی جانب، روحانوں کی سادہ کے ساتھ ہونے کے بعد متعلق پر تحقیق اور ان کو قرآنی اصول اور احکام کے کلی اصول و ضوابط سے موازنہ کرنا اور روحانوں کے درمیان تحقیق و جانچ میں بھی رکھنے والوں کا طریقہ کار ہے۔

پہلے روحانوں کی تحقیق میں اس صحیح اور مسلمہ کو اعتبار کرنا ضروری ہے، جس

جسے انہوں کی بات ہے کہ تحقیق متعلق کی تحقیق سے غلط برتنے ہیں اور صرف تاریخی اور روایت کی کتاب میں، روحانوں کی موجودگی کو کافی سمجھتے ہیں اور جو سادہ پر توجہ دیتے ہیں، وہ متعلق پر غور کرنے سے غفلت برتنے ہیں اور یہ جسے کہہ چاہیں قرآن کے بالکل مخالف ہیں۔

تخریم بھانچا

پہلے کرنے سے پہلے اور احکامات قائم کرنے سے پہلے، لکھ اپنی تاریخی، اسلامی اور عروقی غلطی پر پھر دوسرے ہوتے احکام صادر کرنے سے پہلے، بلکہ جذباتی دشمنی سے پہلے، غلطی دور کرنا اور ان کے مسائل کو، ان کے مسائل میں نے یہاں تذکرہ کیا ہے، یہ دلائل واضح ہونے کے ساتھ ساتھ میرا اس بھی نہیں ہے، اس کے ساتھ یہ بہت آسان بھی ہیں اور ان کے حال سے طاقیت درجی ہیں، مثلاً سورج کی آخری آیت کی طاقیت "وَتَكُونُ رُحْبِي" "مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ وَكَانَ عَلٰى الْكَفَرِ وَحَقًّا" "مَيْلُهُمْ مَوَاقِعُ وَكَفَا سَخْفًا تَبْتَغُوْنَ فِصْلًا مِنْ اللّٰهِ وَرِثَةً لِّمَنْ يُّبْعَدُ عَنْهُمْ" "وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ" "وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ لَنَا الْأَمْوَالَ الَّتِي نَمْسِكُ مِنَ الْأَوَّلِينَ صَرْفًا لِيُقْبَلَ مِنْهُمْ تِلْكَ الْأَمْوَالَ لِنُقْبَلَ مِنْكَ وَرِثَةً نَحْنُ نَحْمِلُهَا" اور جو آپ کے ساتھ ہیں وہ کافر ہیں، یہ بڑے سخت اور آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرنے والے ہیں، تم ان کو کفر اور نصیب کی حالت میں، کچھ کے کہو کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت میں ہیں، جو بڑے کے اثر کی وجہ سے ان کے چہروں پر اس کے آثار نمایاں ہیں، ذرا دماغ میں یہ ان کا وصف بیان کیا گیا ہے، اور ان کے چہروں کا وصف یہ ہے کہ جیسے عقلی کائنات نے اپنی سوئی نکالی، بھروسے اس کی طاقیت نہ کیا۔ پھر وہ درستی ہوئی پھر اپنے لئے یہ سیدھی گمراہی نہ ہوئی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ لَنَا الْأَمْوَالَ الَّتِي نَمْسِكُ مِنَ الْأَوَّلِينَ صَرْفًا لِيُقْبَلَ مِنْهُمْ تِلْكَ الْأَمْوَالَ لِنُقْبَلَ مِنْكَ وَرِثَةً نَحْنُ نَحْمِلُهَا"

اَمَّا وَاَنْتُمْ اِنَّكُمْ لَافِيْ ذَنْبٍ وَّحِيْثُ (سورہ بقرہ) اور جو لوگ ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں اسے ہمارے پروردگار اس کی اور ہم سے پہلے ایمان لانے والے ہمارے بھائیوں کی صحیح فرماؤ اور ہمارے دلوں میں امن کی وحی نہ رکھو جو ایمان نہ پہنچے ہیں، اسے دھڑکے پروردگار تو بڑا شفیق اور نہایت مہربان ہے۔
اس آیتوں کی تلاوت کرو اور ان کے معانی پر غور کرو۔

چکی بحث

نام کی دلالت

اس مسمیٰ پر دلالت کرتا ہے، نام صوفیوں سے جو مسمیٰ کہہ اردوں سے مستدرک بنا ہے۔ عام بات ہے کہ لوگ اس پر عمل کرتے ہیں، کوئی بھی عقل مند اسم کی اہمیت کے بارے میں شک نہیں کرتا، کیوں کہ وہ صوفیہ کی وحی سے حقائق ہوتا ہے کہ راسخونہ اور دوسروں سے مستدرک ہوتا ہے، راسخونہ کی اور اس کے بعد اس کی اولاد کی شکافی اور علامت میں جاتا ہے کہ انسان نما ہو جاتا ہے، لہذا اس کا نام باقی رہتا ہے۔
”اسم“ ”لفظ“ ”مسمو“ سے مشتق ہے، جس کے معنی بلند کی ہیں، یا یہ ”وہم“ سے مشتق ہے جس کے معنی علامت کے ہیں۔

یہ تمام چیزیں مبرا صوفیہ کے اسم کی اہمیت پر دلالت کرتے ہیں۔
بچے کے لیے نام کی کیا اہمیت ہے؟ یہ کوئی چھوٹا بات نہیں ہے، اسی سے اس کے ابن اور حیل پر علامت ہوتی ہے، کیا تم نے سنا ہے کہ لکھنوی یا بیروا اپنے لکھی کے نام محمد (موسیٰ) رکھتے ہیں؟

اسلمانی اپنے بچوں کے نام ذات اور غریزی رکھتے ہیں؟ وہ بچے لوگ بہت ہی کم اور تالا ہوں گے۔

نام کے ذریعے ہی بچہ اپنے باپ سے مربوط اور شلف ہوتا ہے، باپ اور گھر والے اسے بچوں کو اس نام سے پکارتے ہیں، جس کو انھوں نے منتخب کیا ہے، خاندان والوں میں نام کا کثرت سے استعمال ہوتا ہے یہ یہ کہاوت ہے تمہارے نام سے میں تمہارے لپا کو پکارتا ہوں۔

اسلام میں نام کی اہمیت

نام کی اہمیت کے اندیشے کا ناکافی ہے کہ شریعت نے ناموں پر جتنی توجہ دی ہے، جتنا رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہم عصروں، صحابہ اور اصحابات کا نام تبدیل کیا ہے، بلکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے شریکِ کامی نام تبدیل کیا جس کا نام ہم نامِ شریکِ کام تھا، اس کو بدل کر آپ ﷺ نے اس شریکِ کام پر تبدیل کیا، رسول اللہ ﷺ نے "فلک" (فلک) کا نام رکھنے سے منع فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ کے نزدیک سب سے بڑا عہدہ نام" "فلک" (فلک) کا نام لاشائین شام ہے، یہی نام صحابہ نے اپنے بچوں کے نام رکھا اور عبد اللہ اور عبد الرحمن وغیرہ رکھے، کلمہ دل ہے، جس میں سب احمدت کی بندگی کا احساس ہوتا ہو، اسی طرح عہدہ کا نام رکھا ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ کے نزدیک سب سے محبوب نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں"، ہمارے رسول ﷺ کو خوبصورت اور اچھے نام پہنچے تھے آپ ناموں سے ایک وال ہو کر گئے تھے آپ ﷺ کی سیرت میں اس کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔

عام اصولِ اخلاق کے نزدیک یہ اصول مقرر ہے کہ ناموں کی اصلاحیں ہوتی ہیں، اور اس کے معانی پائے جاتے ہیں، اس مسئلہ کی تفصیلات بعد از ارسالِ فتویٰ کی کتابوں میں دی جاتی ہیں، مگر اس کے نام سے اس مسئلہ پر جو حاصلِ بحث کی ہے اور ان کے فوائد مسائل کا ذکر تفصیل کے ساتھ کیا ہے۔

کیا یہ عقل میں آنے والی بات ہے؟

محترم بھائی!

علوی نے ذکر اور فہم بھی۔ خود میرے ساتھ اس کتاب کا مطالعہ کرتے رہو، اور اس سوال کا جواب پانا۔

قرآن مجید کے ناموں کو سن کر دیکھو،

کیا تم اپنے بچے کا نام ایسا رکھتے ہو جس کے معنی تمہارے بڑے ایک باپ کی اس بل گھر والوں کے نزدیک پندہ ہو؟

اتمام اپنے بچے کا نام اپنے دشمنوں کے نام پر رکھتے ہو؟

بیگانہ؟

ہم اپنے لیے ایسے ناموں کا انتخاب کرتے ہیں جس کی کوئی اثرات ہوتی ہے، اور ہر سے پان اس سے بھی ہوتے ہیں، جو ان لوگوں میں بھڑکے ہوئے ہوتے ہیں، ان کا نام انتخاب کرتے ہیں، مگر ہم ان کو بھڑکے ہوئے کے نام سے نہیں بلکہ ان کو بھڑکاتے ہیں اور کہتے ہیں جنہیں "اصول" نے اپنے بچوں کے نام رکھا، اور معاشرائی اسباب کی وجہ سے لوگوں سے سٹ کر رکھا ہے، اس ناموں کے انتخاب میں اس کے نزدیک کوئی اثرات نہیں ہے!

امت کے عقول مند افراد، فاضلین اور سب و سب میں با عزت لوگ سمجھا، اپنی معافی طلب ہے، ابھی محرم ہیں، کہوں کہ ان کے لیے یہ اعزازات نہیں ہے کہ وہ اپنی اولاد کے نام اپنے محبوب لوگوں اور اپنے بھائیوں کے نام پر ان کے فضل، احسان اور محبت کا اعتراف کرتے ہوئے رکھیں، بلکہ وہ اپنے بعض بچوں کا نام اپنے دشمنوں کے نام پر رکھتے ہیں، کیا تم اس کی تصدیق کر سکتے ہو؟

مطلعات کے لیے یہ بات: تا چاہتا ہوں کہ نام کسی ایک فرد کو نہیں ہے، بلکہ بہت سے بچوں کا رکھا گیا ہے، مگر یہ نام کسی صنف اور بعد و شجر کے ہونے کے بعد نہیں رکھے گئے ہیں، بلکہ شجر حسبِ پوتلی پر بھی اس وقت یہ نام رکھے گئے ہیں (جیسا کہ پڑھتے ہوئے) لیکن ہم کہتے ہیں کہ بلکہ محبت کی انتہا کے وقت یہ نام رکھے گئے ہیں، یہ نام مسئلہ ہے، جس کی تحقیق کرنا اور اس پر تصدیق غلط و غلط ہے، کیوں کہ اس میں بہت سی عقیدہ، باتیں ہیں اور اس میں اہم پرستی، امن گہرے، انہیں اور افراد کو اس کی زندگی ہے، اس میں دل اور جذبات کے لیے خطاب ہے، اور اس میں عقل مندوں کے لیے اطمینان ہے، جس کی زندگی اور تامل کرنا ممکن نہیں ہے۔

کو روک دینے کے لیے کچھ کام کیے؟

اس کی خاطر اپنی اولاد اور دینے والے کو کہے نقصان پہنچا سکتے ہیں؟

وہ کون لوگ ہیں جو نقصان ماموں کی وجہ سے تمام کو پہنچیں گے؟ امام کی بہو کی اور
مورے عیسائیوں کی بات سے انکار کرتی ہے کہ وہ خود کو کھو رہی تھی، اولا کو سوئے، سوعدی لڑائی سے یہ
وجہ سے نکال کر دیں، امام کی بہو سے ہر جہد والے کے سامنے یہ بات واضح ہو چکی ہے اور
اس کو یقین ہو چکا ہے کہ امام ان معمولی رفاقتوں کے برخلاف لوگوں میں سے زیادہ
بہادر تھے جن رفاقتوں سے آپ پر دل ثابت ہوتے ہیں کہ وہ اپنے دین کے لیے انتقام
لےنے سے تیار رہا تھا، عزت کے لیے، وہ سب موصوف میں سے ہی بڑے افسوس کی بات ہے
کہ ان پر اعتقاد کیا جاتا ہے۔

نتیجہ

امام علیؑ اور اس کی اولاد پر کرام سے جو کچھ کیا ہے، یہاں سے یہ کی غلطی سے راشد ہیں
اور کبھی صحابہ کرام میں سے کسی شخص پر اللہ تعالیٰ سے کبھی محبت کی طاقت ہو، عقلی، نفسانی، اخلاقی،
مذہبی، کبھی کبھی دینی کی عزت ہو، اس لیے کہ یہ نبیؐ کی کوئی گناہ نہیں ہے،
ان حقیقت کی تصریح اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان سے ہوئی ہے "مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ
وَالْأَنْبِيَاءُ مَعَهُ أَهْلُ بَيْتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ" اُنہوں نے
فصلاً بین اللہ ورسولانہ سبھا قلم فی وجہہم من اثر السجود لک مقلہم
جس النور لہ و تعلقہم فی الإنجیل بزرع الخرج شطاه مازدہ و ان تعلقہ
علیہم قلم علی سورہ "سورہ" محمدانہ کے رسول ہیں، اور جو آپ کے ساتھ ہیں وہ
کافروں پر جو سے سخت تر ان میں ایک دوسرے پر رحم کرنے والے ہیں، ہم ان کو کرم اور
بہرے کی طاقت میں دیکھو گے کہ وہ اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کی طاقت میں ہیں،
بجائے کہ ان کی وجہ سے ان کے پیروں پر ان کے تارنایاں ہیں، اور ان میں یہ ان کا

وہ جان کیا گیا ہے، اور انہیں میں ان کا وہف یہ ہے کہ کبھی کبھی کو اس نے اپنی سوتلی
نکالی، پھر اس نے اس کو طاقت ور کیا، چہ وہ اور سوتلی سوتلی کھراچے سے پرستہ گی کھڑی
ہوئی۔

مختصر یہ کہ

اس آیت کے بارے میں جو چاہیں، اس کے مطابق یہ غور کرنا ضروری ہے کہ یہ تہذیب

سے باعزت وہ ہے جس سے بڑی متقی (مومن) یا شریقی اعتبار سے ہے۔

فقہائے کرام جو حدیث مذکور سے دینی دلائل سے حقیقت میں کلمہ کے موضوع پر حیر حاصل تھے، یہ اور تفصیل احکام میں کیے ہیں، مگر صحیح ہونے کے لیے کلمہ کا شرط ہے یا نہیں؟ کیا یہ وہی کلمہ ہے یا مومن کے دل میں شریک ہیں؟ نکاح کے باب میں اس کے علاوہ بھی دوسری بحثیں کی جاتی ہیں۔

عزت کی حفاظت اور عورتوں پر غیرت کے سلسلے میں نبی کریم ﷺ کی واضح تعلیمات ملتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے اپنی عزت کی حفاظت کرنے کے لیے نکلے ہوئے دالے کو نہایت کاہنہ دیا ہے، خود نبی کریم ﷺ نے اس عورت کی خاطر جس کی عزت کو ایک یہودی نے ڈال دیا تھا تک کی فداوت کی ہے، یہ مقدمہ یہودی قبیلے بنو قریظہ کی عدم مدد اور معاہدہ کرنے کے لیے جو مشہور معاہدہ ہے، مگر یہ پیش آیا کہ ایک یہودی نے اپنے پاس سے خریدنے آئی ہوئی ایک دھیرے سے پیر رکھ لینے کا مطالبہ کیا تو اس مسلم عورت نے انکار کیا، اس یہودی نے اس عورت کا کپڑا کھینچا، وہ ہنسی ہوئی تھی، اس کو یہودی کی اس حرکت کا احساس نہیں ہوا، جب وہ کھڑی ہوئی تو وہ حمل گم دال سے مدد طلب کرنے کے لیے چلا نکلا، شراب کیا، وہیں قریظہ میں ایک مسلمان عورت نے اس کے یہودی کو ہڑالا دیا، یہودی ہم طرف سے جمع ہو گئے اور اس مسلمان عورت کو کل کر دیا، اس کے علاوہ دوسری درخواست کی وجہ سے یہودیوں کے ساتھ معاہدہ ختم ہو گیا۔

مختصر یہ کہ نبی العیض شری احکام پر غور کرو، مگر یہ فقہ نکاح میں دلی اور گماہوں کا پلایا جا ہا شرط ہے، بلکہ ذاتی جست و خیز کے علاوہ ان کے حدود و احکام پر غور کرو، عورت کی حفاظت کے لیے پابند کیے گئے ہیں۔

اس احکام میں موجود سختی اور معاشرے پر ان احکام کے اثرات پر غور کرنے سے خصوصاً اس موضوع کی اہمیت کا علم ہو جائے گا اور اس کی اہمیت واضح ہو جائے گی۔

سسرالی رشتے کی وجہ سے بخت سے احکام مروجہ ہوتے ہیں، مگر نکاح کی

مشرقت کے سلسلے میں غور کرو کہ یہ ایک پختہ معاہدہ ہے، آج سے پہلے عورت کو کلمہ مانگو ہے، جس کے بخت سے احکام ہیں۔

ہو سکتا ہے کہ اس کا رشتہ قبول کیا جائے یا انکار دیا جائے، رشتہ بھیجے ۱۱۱ اپنے گھر والوں اور انھیں کے تعاون سے اس رشتہ کو قبول کرانے اور حوالے کی کوشش کرنا ہے، عورت کے گھر والے اور رشتہ داروں کے ہمارے میں اور پختہ کرتے ہیں، ان کو رشتہ قبول کرنے یا انکار کرنے کا حق ہے، یہاں تک کہ اگر خدا دے جائے گا میں یا نکاح سے پہلے ہی ہر ادا کر دیا جائے تو بھی نکاح ہونے سے پہلے پھر رشتہ ٹھکرانے کا حق رہتا ہے۔

مگر نکاح میں دالوں کی وجہ کی ضرورت ہے، انکار کی قطع کرنا ضروری ہے، یہ شریعی حکم ہے، کیوں؟؟؟ کیوں کہ نکاح کے بعد بخت سے احکام مروجہ ہوتے ہیں، انہی رشتہ داروں میں جاتے ہیں اور وہ گماہوں کے درمیان سسرالی رشتہ قائم ہو جاتا ہے، نکاح کی وجہ سے شوہر سے جو کچھ عورتیں بیوہ کے لیے حرام ہے جاتی ہیں یا وہی کے ساتھ نکاح ہوتی رہنے تک بہت سی عورتیں حرام باقی ہیں، انھیں سے کہنے میں اس موضوع کو تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کی گنجائش نہیں ہے، یہاں صرف اتنا عرض کرنا مقصود ہے کہ اس موضوع کی اہمیت یاد رکھنی چاہیے، تاکہ اصل موضوع میں اس کا فائدہ حاصل ہو، جس سے بددعا ختم ہو کر رخصت ہو کر رہے۔

حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کی بس کی ذاتی حق کے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کی، انکی باہر یا بہت کچھ سیکھے ہیں کہ حضرت علی نے اپنی بیٹی کی بیوی ان سے خوف زدہ ہو کر ان کے سامنے ۱۱۱ حضرت علی کی بھاری کہاں پہلی گئی ۱۱۱ بیٹی سے ان کی بہت کہاں پہلی گئی؟ کیا وہ اپنی بیٹی کی شادی ایک عالم سے کر رہے ہیں ۱۱۱ اللہ کے وہی کی خاطر آپ کی غیرت کہاں پہلی گئی؟ ۱۱۱ بہت سے سوالات پیدا ہوتے ہیں، ۱۱۱ سوالات اچھے ہیں کہ جن کی کوئی اچھی مثال، آپ یہ بات کہیں کے کہ حضرت علی نے اپنی بیٹی کی شادی حضرت عمر سے اس لیے کی کہ آپ کو ان پر اطمینان تھا اور آپ خود ان سے

شادی کرانا چاہتے تھے، لیکن اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریعت پر چل کر شادی کی، جس میں کوئی شک اور شبہ کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ (۱) کچھ سال بعد ہی رسول اللہ کا بچہ پیدا ہوا، اس کا نام محمد رکھا گیا، اس کی زیدہ بنی اس شادی سے۔ (۲) عاتقہ ان کے درمیان مشروط تعلقات اور محبت کا پتہ چلاتی ہے، یہ محبت پھر تعلق کیسے نہیں ہوگا؟ جب کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دختر تھی، حضرت عمر کے ہاتھوں سے علی کے ساتھ شادی کرنے سے پہلے ہی دونوں عاتقہ ان کے درمیان سرکاری مشروطہ تھا۔

دوسری مثال امام خضر صادق علیہ السلام کی تولد ہی کافی ہے "ہو کہم نے مجھے" مرتبہ صاحبہ "کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت علیؑ ماں کوں ہیں؟ یہ فردہ بنت قاسم بن محمد بن ابو بکر ہیں۔ (۳)

مجلس عمود حضرت جعفر نے ابو بکر کیوں کہا؟ محمد بن ابو بکر کیوں نہیں کہا؟ ۳۳۹ جی ہاں انھوں نے ابو بکر کے نامی صراحت کی ہے، کیوں کہ بعض لوگ ان کے فضل کا انکار کرتے ہیں، البتہ آپ کے فرمان پر سبھوں کا اتفاق ہے، اللہ کی قسم! انسان جس پر فخر کرتا ہے "سوچنے کی بات ہے۔

محترم بھائی! اس امر پر ابراہیم دھما کا سب ایک دوسرے سے مربوط ہے، اس حقیقت سے ہر آدمی غصہ واقف ہے جس کو کہا جاتا ہے انصار کے نسب کے بارے میں معلوم ہے یہاں تک کہ ان کے آزاد کردہ غلام بھی نسب میں شامل ہیں، یہی ہمارا آزاد کردہ غلاموں نے قریش کے مساوات اور شرف سے ٹکرائی تھی۔ یہ بڑے بے حدائق ہیں، جن کو یہ شرف حاصل ہے کہ صحابہ کرام میں صرف ان ہی کا نام قرآن کریم میں سورہ احزاب میں آیا ہے، ان کی بیوی کون ہیں؟ دام المومنین حضرت زینب بنت جحش ہیں، جن سے بعد میں رسول اللہ ﷺ نے شادی کی۔

یہ اس بات کا پتہ چلتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے ان کی شادی عاتقہ بنی قریش کی ایک لڑکی کا طرہ بنت قیس کے ساتھ کی۔ (۱) میرا آزاد کردہ غلام سالم ہیں، (۲) عاتقہ رضی اللہ عنہ ان کی شادی اپنی چھٹی بہن بنت ابی قحطہ کے ساتھ کی، جن کے والد قریش کے سرداروں میں سے تھے۔ (۳)

صحابہ کے آپس میں سرسراہی رہنے والی کے بارے میں گھنگھکی جائے تو بہت طویل ہو جائے گی، اصل یہیت اور حلقہ راشدہ بن کے درمیان نہ بیوی کی چند مثالیں پیش کر کے یہ آکٹا کر تاملوں۔

کیا ہمیں معلوم ہے کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاطرہ بنت محمد بن عتیکہ دختر ام کلثوم کے ساتھ شادی کی۔

جعفر صادق کی ماں کا نام فرہ بنت قاسم ہے، آپ کی دادیاں کون ہیں؟ دونوں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔

محترم بھائی! لفظی دوسو سال سے اور اورادہ صحیحہ کی کے ساتھ مورخ زاد اور بار بار سوچ، کیوں کہ ہم مسلمان ہو اور محض کا کیا مقام، مرتبہ ہے؟ اس سے تم با وقف نہیں ہو، غور و خوض کرنے کی فریاد دینے والی آفتاب نبوت ہی ہیں، جن کو یہاں تفصیل کے ساتھ پیش کرنے کا موقع نہیں ہے۔

اسی وجہ سے ہم پر ضروری ہے کہ ہم اپنی عقلوں کو کام میں لائیں، عقلیہ چھوڑ دیں اور اس بات سے بچہ دار ہیں کہ گھنگھائی کرنے والے ہماری عقلوں سے گھلواؤ نہ کریں، ہم انسان اور جماعت تسلیمات سے صحیح عقیم اللہ چارک واقفائی کے حضور چٹا دیا جلتے ہیں۔

جب محترم ہا یہ خبر اس بات پر واضح ہو چکا کہ کہ ہمارے والد اور دربار کو کالی دی جانے اور یہ کہا جائے کہ آپ کی موراد کی سراد کی شہی حلیات کے ذریعہ کی گئی، ماد جو یہ

نے کہا ہے اسلام کے جہاد اسلام علی علی اسلام نے اپنی جی ہم کلام کی شادی کرنے کے لیے میں کوئی امر مانی نہیں کی ہے۔ آپ کے لیے رسول اللہ ﷺ کی بات میں بہترین نمونہ موجود ہے، رسول اللہ ﷺ پر مسلمان کے لیے بہترین نمونہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی اپنی کی دختر ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی، ایسٹین کا مقام مرن خطاب رضی اللہ عنہ کے راہ گزیر کے بارے میں جو دعویٰ اڑائی جاتی ہے اس کا حقد کوئی نہ اڑھتا ہے۔

آپ لوگوں کی یہ بات کو ایک نیپٹان نے علیہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مات ام کلثوم کی شکل اختیار کی، تاکہ اس کی جگہ لڑی دے، سو اسے منانے والی بھی ہے اور رونے والی بھی، یہ چلی القات، یہ تامل توہ بات ہی نہیں ہے۔ آج شیخ نے بحث جنتی کے مسئلہ کو چلایا ہی نہیں ہے، اس سے سرسری دشت کے اس جیسے پر بات ہے کہ وہ خانہ انور کے دو ماہی دانا قطع یا لا جاتا ہے اور سرسری دشت پر وہ ہمیں کے بعد ہی قائم ہوئے، اسی طرح سرسری دشت کے درمیان محنت راحت اور راحت پر راحت ہوتی ہے۔

جب محرم ۱۴۸۷ سے بات لگائی گئی ہے کہ مسلمان مراد اہل کتاب و ملت سے شادی کر سکتا ہے، لیکن اہل کتاب مراد کلمہ شہادت سے شادی کرنا چاہتے ہیں، اس وقتوں کے درمیان فرق پاگل دانت ہے، چنانچہ قرآن پر غور کرو۔

خلاصہ کلام

رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان سرسری دشت بالکل واضح ہے، خصوصاً امام علی علیہ السلام کی بارگاہ اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی بارگاہ کے درمیان، اسی طرح سوا سوا بارگاہ کے درمیان اسلام سے پہلے بھی اور اسلام آنے کے بعد بھی سرسری دشت کسی سے ڈکا چھپا نہیں ہے، اس کی سب سے مشہور مثال رسول اللہ

ﷺ کی شادی ابوسفیان کی دختر سے ہے۔

یہاں سرسری دشت ہمیں قائم کرنے کے بعد پیدا ہونے والے نسلی اور معاشرتی اثرات کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے، اس میں سے سب سے عظیم اثر ہے کہ وہ خانہ انور کے درمیان محنت پر ہوتی ہے، اور اس کے اثرات پہنچتا ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوہ ما اقصیٰ ہے کالی میں۔ ۱۰ ماہ کا توفیق

تیسری بحث

تعریف کی دلالت

محترم قارئین!

کیا نام نہ بھی اپنے گھر والوں اور رشتہ داروں، بلکہ اپنے گاؤں والوں میں سے چھوڑوں کے ساتھ دیا غیر میں رہ گئی تزاری ہے؟

کیا نام نہ ان لوگوں کے ساتھ اپنے دوستوں کے ساتھ کسی کپ میں چھوڑوں گزرتا ہے؟

محترم! کیا نام نہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ فقر و فاقہ اور غم و غمزدگی کے، حل میں رہ گئی تزاری ہے؟ ان تمام موافق میں ساتھ رہنے والوں کے سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ وہ سب راحت اور تکلیف کے سامنے تھے، بلکہ ان کے ساتھ سب سے بہتر انسان حضرت محمد ﷺ بھی تھے؟ یہی کریم ﷺ کے صحابہ اور خصوصاً انھوں نے ان موافق میں ایک ساتھ زندگی گزاری، جی ہاں! ان کی دنیاوی زندگی مختلف ہے جس کا ایک خاص رنگ اور چھاپ ہے اس سے ہر شخص مختلف ہے جس نے حیرت کا مطالعہ کیا ہے، اس کو صحیح معنی میں ﷺ کی زندگی سے تعجب و حیرت نظر ہے۔

جب محترم! صحابہ اہل بیت کو ان مشروں کو چھوڑا ہے اور ہر مرتبہ ساتھ تاریخ کی گہرائیوں میں منتقل ہو رہے ہو، جب یہی کریم ﷺ مد میں چار و قرع میں تھے اور باقی سرگرمیاں خفیہ طور پر انجام پاری تھیں، پھر کدھی میں اسلام کی تبلیغ علی الاعلان شروع ہوئی، پھر جب صحابہ کرام نے دیا غیر جوش کی طرف ہجرت کی، اس کے بعد مدینہ کی طرف ہجرت کی، مگر بارہا ان دولت اور اپنے عزیز رشتہ داروں کو چھوڑ دیا، دور دورہ کے مشقت و محنت سفر میں

ان کے حالات پر غور کرو، اس وقت دائوں پر اور پیدل سفر کیا جاتا تھا، ان سبھوں نے غزوہ بدر کی موقع پر ہند میں خوف و ہراس اور حصار کے حالات میں رہ گئی تزاری، غزوہ تبوک میں صحرا و بارے آب و گیاہ ملاؤں کا سفر طے کیا، بدر، خندق، خیبر و یثرب اور مکہ و غیرہ جنگوں میں فتوحات کے سفر طے میں بھی زندگی گزاری۔

نفسی فی اقاربت کے بارے میں غور کرو، جی ہاں! ان کے درمیان محبت اور محبت کیسے جنم رہ سکتی ہے؟ حصارے دکن و دماغ سے یہ بات غائب نہ رہے کہ ان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ تھے، آپ ان کے قائد، مربی اور عالم تھے، تمہارے ذہن میں یہ بات مستحضر رہے کہ آسمانوں اور زمینوں کے رب کی طرف سے اس جماعت کے قائد یعنی اللہ کے رسول ﷺ کے پاس وہی چال ہو رہی تھی، ان حضرات کے بارے میں غور کرو، ان سبھوں کے دل رسول اللہ ﷺ کے لیے مجتمع تھے، اس جماعت کے تھ پانی اثرات کے بارے میں غور کرو، جن کے دل آپس میں جڑے ہوئے تھے، ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے محبت و دوستی تھی اور رسول اللہ ﷺ کی خاطر ان کے دل مجتمع تھے، رسول اللہ ﷺ نے خود ان کی تربیت کا فریضہ انجام دیا، ان کے ساتھ زندگی گزاری تھی، جب کہ قرآن کا نزول ہو رہا تھا، میرے ساتھ چلے کر ان موافق اور ان لوگوں کا تصور کرو، "محبت رسول اللہ ﷺ میں اس کے بارے میں تحقیقی نظر ہو چکی ہے۔"

اس میں کسی شک کی گنجائش ہی نہیں ہے کہ محبت رسول اللہ ﷺ میں اس کے درمیان عالمی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَأَنْزَلْنَا مِنْ فَوْقِ السَّحَابِ مَاءً ثَمَرًا مِنْهُ زُكُوٰةُ الْفُلُوٰۤاۥ اِنْ كُنْتُمْ اَعْلَافًا وَّہِیۡنَ فُلُوۡا مِنْكُمْ، فَتَلۡسَحِبُوۡا مِنْۢ بَحۡرِہٖۤ اِۤیۡۤاۡۤاۡ" (سورہ ابراہیم کی آیت ۲۴) کہ اللہ کی نعمت کو یاد کرو، جب تم دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو یکجا کر دیا، جس کی نعمت سے تم صاف ہو گئی تھیں گے۔

برائے میرا ہی اس آیت کریمہ سے سوالیہ پر غور کرو کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے اسباب رسولی کے سلسلے میں یہ گواہی ہے کہ اس نے ان کے دلوں کو جوڑا ہے، یہاں تک کہ دنیاوی کاموں پر کراماتیں ہیں، یہاں تک کہ انھیں دامن کو کوئی بھی روک نہیں سکتا۔

تھوڑی دیر وقفہ

میرے محترم بھائی

اس کتاب کو پڑھنے کے بعد تمہارے دل میں بہت سے سوالات اٹھ سکتے ہیں، ہماری تاریخ میں اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان مضامین اور جمل کی جنگیں ہوئی ہیں، دونوں طرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے، لہذا اگر یہ بات حضرت علیؓ اور ان کے آل کے ساتھ تھی، اس موضوع پر الگ کتاب تحریر کرنے کی ضرورت ہے، میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوں کہ ان مسائل کی وضاحت کرے اور حقیقت بیان کرنے میں تیری مدد فرمائے۔

میں خود کو اور تم کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا یہ فرمان یاد دلاتا ہوں: ”وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا فَتِلْكَ أَمْرُ اللَّهِ فَإِنِ مَلَأَتْ مَقَاصِدُهُمَا قِتْلًا فَلْيُتْلَ وَأَنِصُوا إِلَىٰ ذَٰلِكَ نَجِدَ الْمُتَفَسِّلِينَ أِنَّمَا اتَّفَقُوا عَلَىٰ أَحَدٍ“ (نور ۲۰) اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں سے کسی ایک کو مار کر، پھر اگر ان دونوں میں سے ایک جماعت دوسری جماعت پر مظلوم ہو کر آئے، تو اس گروہ سے جتنی بات چیت کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے، اگر لوٹ آئے تو پھر انصاف کے ساتھ صلح کرو اور عدل کرو، یہ نیک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت رکھنا ہے، سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جنگ کے باوجود ان لوگوں کو مومن کہا ہے، یہ بات کہ ہم باہل واضح ہے، اس کی تخریج کی کوئی ضرورت نہیں ہے، کسی یہ سب مومن ہیں، چاہے ان کے درمیان جنگیں ہوئی ہوں۔

اسی طرح اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے: ”مَنْ عَصَىٰ مِنْ أَجْلِ شَيْءٍ فَلَا تَأْخُذْ

وَالْعِزُّ وَفِي ”(نور ۲۱) ہاں جس کسی کا اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی دے دی جائے اسے بھائی کی اجازت کرنی چاہیے۔ اس بات کو غفلت کے سلسلے میں ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قاتل، مقتول کے اولیاء کے درمیان ایمانی اخوت کو ثابت کیا ہے، حالانکہ کچھ جمل کا جوڑم بدھتیں ہے، اور اللہ چارک، تعالیٰ نے اس کی جوشی سخت سزا مقرر کی ہے، لیکن وہ ایمان کے دائرے سے نہیں نکلتا ہے، وہ مقتول کے اولیاء کے ایمانی بھائی ہے، اللہ فرماتا ہے: ”إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ“۔ یہی مسلمان بھائی بھائی ہیں۔

اس موضوع کے لیے الگ ہی کتاب تحریر کرنے کی ضرورت ہے، اللہ کی رات سے امید ہے کہ جلد ہی یہ کتاب مطبعہ مہر آئے گی۔

خلاصہ کلام

اللہ ہی کے لیے فخر ہے جس نے نبی کریم ﷺ، اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت ہمیں عطا فرمائی اور ہم یہ احساس عظیم کیا۔

محمد بن احمد نے تھوڑی دیر میں اہل اللہ مسند کے پاکیوں، اہل عیال اور بیٹے پر
سجاد حق اہل ضمیر کے ساتھ گزاری۔ اہل عیال ہمیں آپس میں ایک دوسرے پر جم کر اہل دامن
کے، رہنما موجود، محبت و وحدت، صلہ رشتہ، سسرالی رشتہ، اوصیت، بھائی چارہ کی، دواؤں کا
ایک دوسرے سے مربوط و وابستہ کا پتہ چلا، خدا کا کرم اللہ کے قرائن کرم میں کیا ہے۔

[illegible][illegible]

ہاں سے جدا کر دیے گئے، وہ دھندھانی کی طرف سے نکلے اور صاحبِ حق کے طالب ہیں، اور وہ خدا و ملائکہ کے رسول کی خدمت میں آئے ہیں۔ یہی رنگ سچے ہیں کہ ان لوگوں نے کلمہ شہداء کا یہ قول لکھا کہ کیا فرماتے ہیں سے مراد وہ "الذہبِ نضو" والے افکار والے سیاستدان ہیں جنہیں یسوعیوں میں صاحبِ البہم ولا یجسورون ہی صدورہم حلالہ وما کُنُوا رَافِقَیْزِیْن علی السیفہم ولو کان بہم حصاصۃ ومن یوق شح نفسه فاولئک ہم المفلحون" (سورہ بقرہ: ۱۷۷) کا (بھی کچھ ہے) جو ان سے پہلے ملائکہ اسلام بھیج کر مدد میں بھیج دیا ہے کہ ان کو ایمان ملا ہے، چہ اپنی طرف ہجرت کرتے آئے وہاں سے مسلمان بن گئے ہیں اور میرا حق کو محتاج نہ رہے رہائے وہیں میں کوئی شک نہیں رہتا اور ایسے سے مفاد میں کہتے ہیں چاہے میں فاقہ کشی ہو، جس شخص کی اپنی طبیعت کے حال سے محفوظ رہے کہ یہ ایسی فتنہ کا سیلاب ہیں کہ ان لوگوں سے کچھ نہیں، آپ سے کچھ نہیں گواہی دیتا میں کہ حق میں لوگوں میں سے جتنی بھی مسلمانوں کے بارے میں میرا عرض ہے کہ ملا ہے "والذہبِ نضو" حلالہ وامن معدہم یقوون ورسا انصرنا ولا یخولنا اعدائہم متفقونہ سار اہیان ولا یخول فی قلوبنا علما للذہب انصروا رسا انک رؤوف رحیم" (سورہ بقرہ: ۱۷۷) جو ان کے لئے ہے کہ وہ کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! اور ان کو ہم سے پہلے ایمان لائے ہمارے بھائی کی حق پرست فتنہ ساز ہمارے ہاتھوں میں ان کی فتنی نہ کہ جو ایمان لائے ہیں ہمارے پروردگار! بڑا مشکل اور نہایت میرا ہے۔

[illegible]

۶	دُہر بہت حسین تاج علی بنی ابو طالب	ان سے عمرو بن زبیر بن عوا سے شادی کی	صحتی و آبی ص ۳۳۶ شیخ صہب قی، تراجم اللسا، بحر علی ص ۳۳۶
۷	حسین اختر بن رجب العامرین	انہوں نے خالدہ بنت حمزہ بن مصعب بن نبیر سے شادی کی	تراجم اللسا، ماژگھ علی ص ۳۶۶

اس کے علاوہ بہت سے واقعات ہیں، کیونکہ بہت حسین کی شادی مصعب بن زبیر کے ساتھ ہوئی تھی، یہ واقعہ بہت ہی مشہور ہے، جس کی تحقیق کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے، دوسری رشتہ داریوں کے سلسلے میں بہت سی کتابیں ہیں، جن میں اس موضوع کی تفصیلاً مشاہدات کی گئی ہیں۔

